

## 38068- فجر سے قبل کھانا بند کرنا بدعت ہے اس پر اعتراض صحیح نہیں

سوال

سوال نمبر (12602) کے جواب میں آپ نے کہا ہے کہ فجر سے پانچ منٹ قبل کھانا پینا بند کر دینا بدعت شمار ہوتا ہے، میں نے بخاری شریف میں ایک حدیث دیکھی ہے جسے انس نے بیان کیا ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھانی پھر وہ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، میں نے سوال کیا کہ سحری اور اذان کے درمیان کتنا وقت تھا تو انہوں نے فرمایا پچاس آیات میلانے کے لیے کافی تھا، پھر ہنسنے میں پانچ سے دس منٹ صرف ہوتے ہیں اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ، تو پھر فجر سے پانچ منٹ قبل کھانا پینا بند کرنا بدعت کیسے ہو گا؟

پسندیدہ جواب

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ انس عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی پھر بھی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے، میں نے کہا اذان اور سحری کے مابین کتنا وقت تھا، انہوں نے کہا پچاس آیات کا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1921)

تو یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سحری کا وقت اذان سے اتنی دیر قبل تھا، اس میں یہ نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ شروع کیا اور فجر سے اتنی دیر قبل کھانا پینا بند کر دیا۔

سحری کے وقت اور کھانا پینا بند کرنے کے وقت میں فرق ہے اور الحمد للہ واضح ہے، جیسے آپ کہیں کہ: میں نے فجر سے قبل دو بجے سحری کی، تو اس کا معنی یہ نہیں کہ آپ نے اس وقت روزہ شروع کیا ہے بلکہ یہ تو سرق سحری کھانے کے وقت کی خبر ہے۔

اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ سحری دیر سے کھانی مستحب ہے اور اس سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ فجر سے کچھ مدت قبل کھانا پینا بند کرنا مستحب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تو روزے رکھنے والے کے لیے کھانا پینا مبارح قرار دیا ہے جب تک اسے طلوع فجر کا یقین نہ ہو جائے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿تم کھاتے پیتے رہو یاں تک کہ صبح کا سفید و ہاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو﴾۔ البقرۃ (187)

ابو بکر الجہاں رحمہ اللہ نے احکام القرآن میں کہا ہے:

تو اللہ تعالیٰ نے روزوں میں رات کے شروع سے لیکر طلوع فجر تک جماع، کھانا پینا مبارح قرار دیا ہے پھر رات تک روزہ پورا کرنے کا حکم دیا۔ اس

دیکھیں احکام القرآن للجہاں (265/1)

امام بخاری اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت اذان دیتے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ابن ام مکتوم کے اذان دینے تک کھاؤ پتوں کو نکل وہ طلوع فجر سے قبل اذان نہیں کہتا) صحیح بخاری حدیث نمبر (1919) صحیح مسلم حدیث نمبر (1092)

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

ہمارے اصحاب وغیرہ علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ سحری کرنا سنت ہے اور سحری میں دیر کرنا افضل ہے اس کی دلیل صحیح احادیث میں ملتی ہیں اور اس لیے کہ ان دونوں میں (یعنی سحری کھانا اور سحری دیر سے کرنا) روزے کے لیے مدد و معاون ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں کفار کی مخالفت ہے۔ اور روزے کا محل دن ہے اس لیے افطاری میں دیر اور رات کے آخر میں سحری کرنے سے رکنے کا کوئی معنی نہیں بنتا۔ اہ

دیکھیں: الجمیع (406/6)

مستقل فتویٰ کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میں بعض تفسیر میں یہ پڑھا ہے کہ روزے دار کو اذان فجر سے تقریباً میں منٹ قبل کھانا پینا بند کر دینا چاہیے اسے احتیاطی امساک کا نام دیا جاتا ہے، تو رمضان المبارک میں امساک اور اذان کے مابین وقت کی مقدار کیا ہے؟

اور موذن جب الصلۃ خیر من النوم کہہ رہا ہواں وقت کھانے پینے والے کا حکم کیا ہو گیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

روزہ دار کے لیے امساک اور افطاری کی دلیل اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿تم کھاتے پیتے رہو یاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو﴾۔ البقرة (187)

لہذا طلوع فجر تک کھانا پینا مباح ہے اور اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کے لیے حد مقرر کی ہے یہی وہ سفید دھاگہ ہے لہذا جب فجر ثانی ظاہر ہو جائے تو کھانا پینا اور روزہ توڑنے والی دوسرا یہ اشیاء حرام ہو جاتی ہیں، جو اذان سنتے ہوئے پانی پی لے اگر تو یہ اذان طلوع فجر ثانی کے بعد ہو رہی ہے تو اس کے ذمہ قناء ہو گی اور اگر اذان طلوع فجر سے قبل ہے تو اس کے ذمہ قناء نہیں۔

اہ

دیکھیں: فتاویٰ الجمیع الدائمة (10/284)

شیخ ابن بارہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے فجر سے پندرہ منٹ قبل کھانا پینا بند کرنے کا وقت مقرر کرنے کے بارہ میں پچھا گیا تو ان کا جواب تھا:

میرے علم میں تو اس کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ کتاب و سنت تو اس پر دلالت کرتے ہیں کہ طلوع فجر کے وقت امساک یعنی کھانا پینا بند ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿تم کھاتے پیتے رہو یاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو﴾۔ البقرة (187)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے کہ :

(فجرو قسم کی ہے : وہ فجر جس میں کھانا پینا حرام اور نماز ادا کرنی حلال ہو جاتی ہے ، اور وہ فجر جس میں نماز (یعنی فجر کی نماز) حرام ہوتی ہے اور اس میں کھانا حلال ہے) .

اسے ابن خزیمہ اور امام حاکم نے روایت کیا اور دونوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ بلوغ المرام میں موجود ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

بلاشہ بلال رضنی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں لہذا تم کھاتے پہنچتے ہو حتیٰ کہ ابن ام مکتوم رضنی اللہ تعالیٰ عنہ اذان دیں۔

راوی کہتے ہیں : ابن ام مکتوم رضنی اللہ تعالیٰ عنہ ناہبیناً آدمی تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک انہیں یہ نہ کہا جاتا کہ تم نے صح کر دی تم نے صح کر دی۔ متفق علیہ۔

دیکھیں : مجموع فتاویٰ ابن باز (281/15)

واللہ اعلم۔